کا شہنشاہ کہلایا اور کوئی شک نہیں کہ اس لقب کا جامہ ان کی شاعری کے قد و قامت پر بالکل چست آتا تھا اور وہ اس کے بجا طور پر مستحق تھے۔

مرحوم ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے "تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ" کا مصداق تھے لیکن غالباً فیضِ تصورات جمال لطیف نے ان کو باطنی اور روحانی و اخلاقی کمالات کا پیکر بنا دیا تھا شاعر، فن کار اور اردو زبان و ادب کے نقاد و مبصر ہونے کے علاوہ وہ غیر معمولی کردار اور کیرکٹر کے انسان تھے۔ نہایت سادہ حلیم و بردبار پُرجوش کارکن اور مخلص اپنی بات کے سچے اور دھن کے پورے۔ ہر حالت میں جری اور نڈر تصوف اور طریقت کے رنگ میں غرق مذہب کے دلدادہ و فریفتہ، حسن مجازی کے گن گاتے گاتے حسن مطلق کے ساتھ ان کی والہانہ فریفتگی کا یہ عالم تھا کہ اس حسن کی جلوہ گاہ کی خاک چھاننے کے لئے بار بار حرمین شریفین پہنچے تھے اس طرح مرحوم نے غالباً سولہ حج کئے تھے۔ حق تعالیٰ ان کو مغفرت و رحمت کی گوناگوں نوازشوں سے سرفراز فرمائے کہ ان کی یہ ساری نیکیاں اور ریاضتیں صرف اسی ایک امید اور تمنا کے سہارے پر تھیں۔

دارالعلوم دیوبند سے کچھ مدت پہلے ایک ماہانہ رسالہ اسی نام سے نکلتا تھا لیکن حق یہ ہے کہ مضامین و مقالات کے اعتبار سے یہ رسالہ "مرکز علوم اسلامیہ" کے لئے مایۂ ننگ تھا اس کو بجائے مجلّہ کے اگر "دارالعلوم گزٹیر" کہا جاتا تو زیادہ موزوں تھا لیکن خوشی کی بات ہے کہ اب چند مہینوں سے یہ رسالہ ہمارے مخدوم زادہ عزیز مکرم سید محمد ازہر شاہ قیصر کی ادارت میں پھر نکلنا شروع ہوا ہے ہم کو اب تک اس کے دو نمبر موصول ہوئے ہیں ان کے پیش نظر یہ بے تکلف کہا جا سکتا ہے کہ مضامین و مقالات کے تنوع، پختگی اور حسن ترتیب کے اعتبار سے بہ نسبت دور سابق کے بدرجہا بہتر اور ترقی یافتہ ہے اور اگر اس کی رفتار ترقی یہی رہی تو ایک دن جلد وہ دارالعلوم دیوبند کے شایان شان ہوگا۔ دارالعلوم میں مختلف علوم و فنون کے اساتذہ جمع ہیں اگر یہ حضرات چاہیں تو القاسم اور الرشید دور اول کی یاد پھر بآسانی زندہ کر سکتے ہیں بہر حال امید قوی ہے کہ عزیزی قیصر سلمۂ کا سلیقۂ ادارت اور خوش نگاری رسالہ کو معنوی اور صوری لحاظ سے ایک معیاری رسالہ بنا دیگی اس موقع پر مناسب ہوگا اگر ہم اپنے برادر عزیز سے بطور مشورہ چند باتیں عرض کر دیں۔

۱۔ ایک یہ کہ کوشش کیجئے کہ مضامین میں بجائے وعظ و ارشاد کے علم و تحقیق کا رنگ زیادہ سے زیادہ نمایاں ہو۔

۲۔ مقالات بجائے بیش پا افتادہ عنوانات کے علمی موضوعات پر ہونے چاہئیں جن کی وجہ سے "دارالعلوم" کی ضرورت کا احساس ہو۔ ۳۔ ہر ایک کے نام کے ساتھ "حضرت مولانا" یا "فخر الاماثل" وغیرہ القاب و آداب لکھنا ہماری ذہنی غلامی کی یادگار ہے اس کو اب ختم ہونا چاہئے آپ ناموں کے ساتھ طویل طویل القاب لکھ کر قارئین کو